|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144405060120

کیافرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اس سؤال کے ساتھ جو جوتے کی تصویر لف ہے کیاا س میں اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہے،اور ایسا جوتا پہننا یا اس کی خریدو فروخت کرنا جائز ہے؟

مستفتی:محمد حماد رشید

طالب علم درجہ خامسہ،جامعہ مدنیہ

03352541417

الجواب حامدا ومصلیا

واضح رہےاگر کسی جوتے پر واضح طور پر لفظِ اللہ لکھا ہوا نظر آ رہا ہو تو ایسے جوتے کو ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیے کہ اس کے استعمال کی وجہ سے باری تعالیٰ کے نام کی بے حرمتی ہوتی ہے، اور ایسے جوتے بنانے والوں کے خلاف قانونی چارہ جائی بھی کرنا چاہیے، لیکن عام طور پر یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اس معاملہ میں لوگ محض شک اور وہم کی بنیاد پر ہی یہ کہہ دیتے ہیں کہ جوتے میں فلاں فلاں لفظ لکھا نظر آ رہا ہے، در حقیقت ایسا کچھ نہیں ہوتا، اور شریعت میں اوہامِ فاسدہ کی طرف دھیان نہ کرنے کا حکم ہے؛ لہذا اس قسم کے معاملات میں کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے کسی سمجھ دار اور سلیم الطبع شخص کو دکھا کر رائے حاصل کر لینا مناسب ہو گا۔

سؤال نامہ کے ساتھ جو جوتے کی تصویر ہے اس میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوانہیں ہے ،لہذا اس جوتے کو استعمال کرنا اور اس کی خرید وفروخت کرنابھی جائز ہے۔

لما فی مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح :

"(وعن القاسم بن محمد) أي: ابن أبي بكر الصديق أحد الفقهاء السبعة المشهورين بالمدينة من أكابر التابعين، وكان أفضل أهل زمانه. قال يحيى بن سعيد: ما أدركنا بالمدينة أحدا نفضله على القاسم بن محمد، روى عن جماعة من الصحابة منهم عائشة ومعاوية، وعنه خلق كثير، مات سنة إحدى ومائة، وله سبعون سنة. (أنّ رجلًا سأله فقال: إني أهم) : بكسر الهاء، وتخفيف الميم (في صلاتي) : يقال: وهمت في الشيء بالفتح أهم وهما إذا أذهب وهمك إليه، وأنت تريد غيره، ويقال: وهمت في الحساب أوهم، وهما إذا غلطت فيه، وسهوت (فيكبر) : بالموحدة المضمومة أي: يعظم (ذلك) أي: الوهم (علي) : وروي بالمثلثة من الكثرة أي: يقع كثيرا هذا الوهم علي (فقال له: امض في صلاتك) : سواء كانت الوسوسة خارج الصلاة، أو داخلها، ولا تلتفت إلى موانعها (فإنه لن يذهب ذلك عنك) : فإنه ضمير للشأن، والجملة تفسير له، وذلك إشارة إلى الوهم المعني به الوسوسة، والمعنى لا يذهب عنك تلك الخطرات الشيطانية، (حتى تنصرف) أي: تفرغ من الصلاة

(وأنت تقول) : للشيطان صدقت (ما أتممت صلاتي) : لكن ما أقبل قولك،ولا أتمها إرغاما لك، ونقضا لما أردته مني، وهذا أصل عظيم لدفع الوساوس، وقمع هواجس الشيطان في سائر الطاعات، والحاصل أن الخلاص من الشيطان إنما هو بعون الرحمن، والاعتصام بظواهر الشريعة، وعدم الالتفات إلى الخطرات، والوساوس الذميمة، ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم (رواه مالك(

(ج1،ص255،ط حقانیہ)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

6/05/1444ھ 1/12/2022ش